

سماجی سائنس

# ہندوستان اور عصری دنیا-I

نویں جماعت کے لئے تاریخ کی درسی کتاب



4917

جامعہ ملیہ اسلامیہ، نئی دہلی



نیشنل کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ



پہلا اردو ایڈیشن

جولائی 2006 آشاڑھ 1928

دیگر طباعت

اپریل 2015 وینشاکھ 1937

اگست 2019 شران 1941

دسمبر 2019 آگھن 1941

PD 5.3T SPA

© نیشنل کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ، 2006

قیمت: ₹ 115.00

### جملہ حقوق محفوظ

- ناشر کی پہلے سے اجازت حاصل کئے بغیر، اس کتاب کے کسی بھی حصے کو دوبارہ پیش کرنا، یاداشت کے ذریعے بازیافت کے سہم میں اس کو محفوظ کرنا یا برقیاتی، میکانیکی، فوٹو کاپنگ، ریکارڈنگ کے کسی بھی وسیلے سے اس کی تزیل کرنا منع ہے۔
- اس کتاب کو اس شرط کے ساتھ فروخت کیا جا رہا ہے کہ اسے ناشر کی اجازت کے بغیر، اس شکل کے علاوہ جس میں کہ یہ چھاپی گئی ہے یعنی، اس کی موجودہ جلد بندی اور سرورق میں تبدیلی کر کے، تجارت کے طور پر نہ تو مستعار یا جاسکتا ہے، نہ دوبارہ فروخت کیا جاسکتا ہے، نہ گرامر پر دیا جاسکتا ہے اور نہ ہی تلف کیا جاسکتا ہے۔
- کتاب کے صفحہ پر جو قیمت درج ہے وہ اس کتاب کی صحیح قیمت ہے۔ کوئی بھی نظر ثانی شدہ قیمت چاہے وہ برقی نمبر کے ذریعے یا الیکٹرانک یا کسی اور ذریعہ ظاہر کی جائے تو وہ غلط تصور ہوگی اور نا قابل قبول ہوگی۔

### این سی ای آر ٹی کے پبلی کیشن ڈویژن کے دفاتر

این سی ای آر ٹی کیمنس شری اروندو مارگ نئی دہلی - 110016	فون 011-26562708
108,100 فٹ روڈ ہوسٹلے کیرے ہیلی ایکسٹینشن بنا سنٹری III اسٹیج بیزنگلور - 560085	فون 080-26725740
نوجیون ٹرسٹ بھون ڈاک گھر، نوجیون احمد آباد - 380014	فون 079-27541446
سی ڈبلیو سی کیمنس بمقابل ڈھانگل بس اسٹاپ، پانی ہائی کولکاتا - 700114	فون 033-25530454
سی ڈبلیو سی کامپلیکس مالی گاؤں گواہاٹی - 781021	فون 0361-2674869

### اشاعتی ٹیم

ہیڈ پبلی کیشن ڈویژن	:	انوپ کمار راجپوت
چیف ایڈیٹر	:	شویتا اپٹل
چیف پروڈکشن آفیسر	:	ارون چنکارا
چیف بزنس مینجر	:	بباش کمار داس
ایڈیٹر	:	سید پرویز احمد
پروڈکشن آفیسر	:	عبدالنعیم

سرورق اور تزئین  
پارتھیو شاہ بہ تعاون شرابونی رائے اور  
ششی پرہاجھا

کارٹو گرافی

کے۔ ورگیز

این سی ای آر ٹی واٹر مارک 80 جی ایس ایم کاغذ پر شائع شدہ  
سکرپٹری، نیشنل کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ، شری  
اروندو مارگ، نئی دہلی 110 016 نے ایس جی پرنٹ پیکس،  
پرائیویٹ لمیٹڈ، ایف-478، سیکٹر-63، نویڈا-201301  
میں چھپوا کر پبلی کیشن ڈویژن سے شائع کیا۔

قومی درسیات کا خاکہ (NCF) 2005 کی سفارشات کے مطابق اسکول کے اندر اور اسکول کے باہر بچوں کی زندگی میں تال میل ہونا لازمی ہے۔ اس اصول کو مد نظر رکھ کر کتابی آموزش کا جو سلسلہ چلا آ رہا تھا، اُس سے ہٹنے کی علامت ہے۔ اس سلسلے نے ایک ایسے نظام کی تشکیل کی جو اسکول، گھر اور کمیونٹی کے درمیان خلاء برقرار رکھتے ہوئے قومی درسیات کے خاکے کی بنیاد پر تیار کیے گئے نصابوں اور کتابوں نے اس بنیادی نظریے کو عملی جامہ پہنانے کی نمایاں کوشش کی ہے۔ اس کے سمجھ کی دخل کے بغیر ان کے رجحان کو کم کرنے اور مختلف مضامین کے درمیان کی گئی حد بندی کو مٹانے کی کوشش کی گئی ہے۔ ہم توقع کرتے ہیں کہ یہ کوشش اور اقدامات ہمیں تعلیم کے اس نظام کی سمت لے جائیں گے جہاں ہر بچے کو مرکزیت کا درجہ حاصل ہوگا، جس کا خاکہ تعلیم کی قومی پالیسی 1986 نے تیار کیا تھا۔

ان کاوشوں کی کامیابی کا انحصار اس بات پر ہوگا کہ اسکول کے پرنسپل اور اساتذہ بچوں کو اُن کی اپنی آموزش کے لیے کتنی حوصلہ افزائی کرتے ہیں اور بچوں کو سوالات کرنے نیز تصوراتی سرگرمیوں کے لیے کتنا اُکساتے ہیں۔ ہمیں تسلیم کرنا ہوگا کہ بچوں کو فراہم کیے گئے مواقع، اوقات اور آزادی سے ان میں نئی معلومات کا اضافہ ہوتا ہے اور یہ اضافہ اپنے بڑوں سے ملی جانکاری سے حاصل کرتے ہیں۔ نصابی کتابوں کو امتحانات کے لیے واحد بنیاد تسلیم کر لینا ہی ایک ایسی اہم وجہ ہے جس سے مختلف وسائل اور مواقع ضائع ہو جاتے ہیں۔ بچوں میں تخلیق کاری اور پہل کاری کو پیدا کرنا اُس وقت ہی ممکن ہے جب ہم بچوں کو عمل میں شریک کی حیثیت سے تسلیم کریں گے نہ کہ انہیں علم و معلومات کی ایک مقرر کی گئی مقدار کا حاصل کرنے والا سمجھیں۔

ان مقاصد سے مراد ہے اسکول کے معاملات اور طریقوں میں قابل لحاظ تبدیلی لانا۔ روزمرہ کے نظام اوقات (ٹائم ٹیبل) میں چمک پیدا کرنا اتنا ہی لازمی ہے جتنا کہ سال بھر کی سرگرمیوں کے لیے تیار کیے گئے کینڈر میں پڑھانے کے دنوں کو پڑھائی کے لیے متعین رکھنا۔ بچوں کو پڑھانے اور اُن کی جانچ کے لیے اپنائے گئے طریقے بھی یہ طے کرتے ہیں کہ نصابی کتابیں اسکول میں بچوں کو کتنا خوش گوار بناتی ہیں نہ کہ آجیرن بنانے کا وسیلہ بنتی ہیں۔ نصاب تیار کرنے والوں نے بچوں کی نفسیات اور پڑھائی کے لیے درکار وقت کو ملحوظ رکھتے ہوئے معلومات کی تشکیل نو کر کے، نصابی بوجھ کو کم کرنے کی کوشش کی ہے۔ غور و فکر کرنے، چھوٹے چھوٹے گروپوں میں بات چیت کرنے اور اپنے ہاتھ سے کر کے سیکھنے کو ترجیح دے کر اور اُن کے لیے مواقع فراہم کر کے ان کوششوں کو بڑھا دیتی ہے۔

اس کتاب کو تیار کرنے والی کمیٹی کے ذریعہ کیے گئے کام کی نیشنل کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ سٹائنس کرتی ہے۔ ہم سماجی سائنس پر صلاح کار گروپ کے چیئر پرسن پروفیسر ہری واسودیون اور اس کمیٹی کے کام کی رہنمائی کے لیے اس کتاب کے چیف صلاح کار پروفیسر نیلا دری بھٹہ چاریہ کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ متعدد اساتذہ نے اس کتاب کی تیاری میں تعاون دیا۔ ہم اس کام کو ممکن بنانے میں اُن کے پرنسپل صاحبان کے ممنون ہیں۔ ہم اُن اداروں اور تنظیموں کے بھی احسان مند ہیں جنہوں نے اپنے رسائل، مواد اور افرادی صلاحیتوں کو فیاضانہ طور سے استعمال کرنے کی اجازت دی۔ خاص طور سے ہم حکمہ ٹانوی اور اعلیٰ تعلیم وزارت فروغ انسانی وسائل کے ذریعہ بنائی گئی قومی نگرانی کمیٹی کی چیئر پرسن پروفیسر مری نال میری اور پروفیسر جی۔ پی۔ دلپش پانڈے کے دینے ہوئے وقت اور تعاون کے لیے خاص طور پر شکریہ ادا کرتے ہیں۔

اس کتاب کے اردو ترجمے کی ذمہ داری بخوبی انجام دینے کے لیے جامعہ ملیہ اسلامیہ کے ممنون ہیں۔ خاص طور سے جامعہ ملیہ اسلامیہ کے وائس چانسلر پروفیسر مشیر الحسن اور محترمہ رخشندہ جلیل کے شکرگزار ہیں جنہوں نے مرکز برائے جواہر لال نہرو اسٹڈیز، جامعہ ملیہ اسلامیہ کے آؤٹ ریچ پروگرام کے ذریعہ اس عمل میں رابطہ کار کے فرائض بخوبی انجام دیئے۔ کونسل اس کتاب کے اردو ترجمہ کے لئے مترجم محمد یونس شاہ جہانپوری کی شکرگزار ہے۔

اپنی تیار کردہ مطبوعات کے معیار میں ایک باقاعدہ اصلاح اور مسلسل بہتری لانے والی ایک کمر بستہ تنظیم کی حیثیت سے این سی ای آر ٹی اُن آراء اور مشوروں کا خیر مقدم کرتی ہے جو اس کی نظر ثانی کرنے اور بہتری لانے میں اُس کو اہل بنائے گی۔

ڈائریکٹر

نیشنل کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ

نئی دہلی

20 دسمبر 2005

© NCERT  
not to be republished

## تاریخ اور بدلتی دنیا

حال میں زندگی گزارتے ہوئے اور اخباروں میں دنیا کے واقعات کے بارے میں پڑھتے ہوئے ہم اکثر ان تبدیلیوں کی طویل تاریخ پر غور نہیں کرتے۔ ہم متعدد تبدیلیاں اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں لیکن عام طور پر یہ سوال نہیں کرتے کہ یہ تبدیلیاں رونما کیوں ہو رہی ہیں؟ اکثر و بیشتر ہم اس بات کو کلیتاً نظر انداز کر دیتے ہیں کہ ماضی میں حالات بالکل مختلف تھے۔ تاریخ ایک ایسا مضمون ہے جو ان تبدیلیوں کی نشاندہی کرتا ہے، یہ سمجھنے کی کوشش کرتا ہے کہ چیزیں کیوں اور کیسے بدلیں اور موجودہ دنیا کا ارتقاء کس طرح ہوا۔

نویں اور دسویں جماعت کے لئے تیار کی گئی تاریخ کی کتابوں میں عصری دنیا کے ورود پر خاص توجہ دی گئی ہے۔ سابقہ جماعتوں (چھٹی سے آٹھویں جماعت میں) آپ نے ہندوستان کی تاریخ کے بارے میں پڑھا ہے۔ اگلے دو سالوں میں (نویں اور دسویں جماعت) آپ دیکھیں گے کہ ہندوستان کے ماضی کی کہانی کس طرح دنیا کی ایک وسیع تر تاریخ سے وابستہ ہے۔ ہم ہندوستان میں پیش آئے واقعات کو اس وقت تک سمجھ نہیں سکتے جب تک کہ ہم اس تعلق پر نظر نہ ڈالیں۔ یہ خاص طور سے اس دنیا کے بارے میں اور بھی درست ہے جس کے اندر معیشتیں اور سماج ایک دوسرے کے ساتھ باہم پیوستہ ہو چکے ہیں۔ تاریخ کبھی بھی مخصوص علاقائی سرحدوں کے اندر محدود نہیں رہ سکتی۔

ہم کسی بھی صورت میں اپنے مطالعے کو صرف قومی علاقائی سرحدوں کی مخصوص اکائی میں محدود نہیں رکھ سکتے۔ ایسے مواقع بھی آتے ہیں جب کسی مخصوص علاقے کا مطالعہ، گاؤں، جزیرہ، ریگستانی علاقہ، جنگل یا پہاڑی علاقہ، لوگوں کی گونا گوں طرز زندگی اور تاریخ کو سمجھنے میں ہماری مدد کرتا ہے۔ ہم لوگوں کے بغیر کسی قوم کا تصور نہیں کر سکتے اور نہ کسی قوم کے بغیر کسی علاقے کا۔ مشہور فرانسیسی مورخ فرنانڈ براڈیل (Fernand Braudel) کے بیان کو اپناتے ہوئے ہم یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ ”دنیا کے بغیر قوم کی بات کرنا ناممکن ہے“۔

اگلے دو سالوں میں آپ جن کتابوں کا مطالعہ کریں گے، ان ہی دو مختلف سطحات کو یکجا کرے گا۔ ہم مخصوص کمیونٹیوں اور خطوں کی تاریخ سے قوم کی تاریخ کی طرف برہیں گے۔ ان تاریخوں کا جو ہندوستان اور یورپ میں اور افریقہ اور انڈونیشیا تک کے حالات کا احاطہ کرتی ہیں، ان میں ہوئی ترقیوں تک کو واضح کرتی ہیں، مخصوص مطالعہ کریں گے۔ موضوع کے مطابق ہمارے مطالعہ کا دائرہ بدلتا رہے گا۔

یہ موضوع کیا ہیں اور انہیں کس طرح سے منظم کیا گیا؟ ان موضوعات کے انتخاب کے پس پردہ کیا دلیل پوشیدہ ہے؟ ماضی میں جدید دنیا کی تاریخ سے غرض صرف مغرب کی تاریخ ہی ہوا کرتی تھی۔ ایسا لگتا تھا کہ جیسے تبدیلی اور ترقی صرف مغرب میں ہی ہوئی تھی۔ ایسا سوچا جاتا تھا کہ وقت گزرنے کے ساتھ دوسرے ممالک کی تاریخیں جم کر رہ گئی تھیں اور وہ ٹھہری ہوئی تھیں۔ مغرب کی اقوام کو ہم جو، اختراع پسند، سائنٹفیک، محنتی، باصلاحیت اور مائل بہ تغیر سمجھا جاتا تھا۔ اس کے برعکس مشرق یا افریقہ اور جنوبی امریکہ کی اقوام کو روایتی، سست، راسخ العقیدہ اور تبدیلی کے مخالف کی حیثیت سے دیکھا جاتا تھا۔

اب کئی سالوں سے مورخ ان مفروضات پر سوالیہ نشان لگا رہے ہیں۔ اب ہم کو علم ہے کہ ہر سماج کی تبدیلی کی تاریخ الگ ہوتی ہے۔ اس لئے جدید دنیا کی تشکیل کو سمجھنے میں ان مختلف طریقوں کو سمجھنا پڑے گا جن کے مطابق مختلف سماجوں کو ان تبدیلیوں کا تجربہ ہوا اور وہ وجود میں آئیں۔ اب ہم کو یہ دیکھنا ہے کہ ان مختلف ممالک کی تواریخ کس طرح باہم پیوستہ ہیں، ایک سماج میں آئی تبدیلیاں کیسے دوسری جگہ تبدیلی لاتی ہیں، مثلاً ہندوستان اور دوسری نوآبادیات میں ہونے والے واقعات نے یورپ پر اثر ڈالا۔ اس لئے ہم کہہ سکتے ہیں کہ عصری دنیا کی تشکیل تنہا یورپ ہی نے نہیں کی۔

اس لئے عصری دنیا کی تاریخ صرف صنعت و تجارت، ٹیکنالوجی اور سائنس، ریلویز اور سڑکوں کی ترقی پر مشتمل نہیں ہے۔ اس کی تاریخ میں اتنی ہی اہمیت جنگل کے باشندوں، چرواہوں (Pastoralists)، انتقالی کاشتکاروں اور چھوٹے کسانوں کی بھی ہے۔ ان تمام سماجی گروہوں نے اس عصری دنیا کے بنانے میں اپنا کردار مختلف طریقے سے نبھایا ہے، جس شکل میں وہ آج موجود ہے اور یہی وہ متنوع دنیا ہے جس کا مطالعہ آپ اس سال کریں گے۔

دونوں کتابوں میں حصہ I چند ایسے واقعات اور طریقہ کار پر روشنی ڈالتا ہے جو جدید دنیا کو سمجھنے میں نہایت اہم ہیں۔ اس سال آپ اس حصے میں فرانسیسی انقلاب، روسی انقلاب اور ناسزم (نازی ازم) کا مطالعہ کریں گے۔ اگلے سال آپ ہندوستان اور دوسرے حصوں میں قوم پرستی اور نوآبادیاتی مخالف تحریکوں کے بارے میں علم حاصل کریں گے۔

حصہ II ڈرامائی واقعات سے لوگوں کی زندگی سے وابستہ معمولات کا ذکر کرے گا۔ جس میں ان کی معاشی سرگرمیاں اور ان کے ذریعہ معاش کے طریقے شامل ہیں۔ آپ دیکھیں گے کہ جنگل میں زندگی گزارنے والے لوگوں اور راعیوں کے لئے عصری دنیا کا کیا مطلب ہے، اور انہوں نے اس کا مقابلہ کس طرح کیا اور ان تبدیلیوں کی نوعیت پر کس طرح اثر ڈالا۔ اگلے سال آپ صنعت کاری اور شہر کاری، سرمایہ داری اور نوآبادیاتی نظام کے طریقہ کار کا مطالعہ کریں گے۔

یہ بات تو درست ہے کہ ہم ایسے مسائل کے بارے میں بہت کچھ پڑھتے ہیں لیکن جو کچھ ہم پڑھتے ہیں اس میں ان کی تواریخ کا کوئی ذکر نہیں ہوتا۔ اس سے ہم اس کا کوئی علم حاصل نہیں کرتے کہ ان شعبوں نے ارتقائی منازل کس طرح طے کیں اور وہ کیوں اور کیسے بدلیں؟ اگر ایک بار ہم اپنے چاروں طرف ہونے والے واقعات کے بارے میں تاریخی سوال کرنا سیکھ لیں، تو پھر تاریخ واقعی ایک نئے معنی حاصل کرے گی۔ یہ ہمیں روزانہ واقعات کو مختلف زاویوں سے دیکھنے کا اہل بناتی ہے۔ ہم کو اس بات کا احساس ہو جاتا ہے کہ معمولی نظر آنے والی چیزوں کی بھی تاریخ ہوتی ہے اور جس کو جاننا ہمارے لئے ضروری ہے۔

یہ جاننے کے لئے کہ عصری دنیا نے ارتقائی منازل کس طرح طے کیں، ہم ہندوستان سے افریقہ کی جانب اور یورپ سے انڈونیشیا کی جانب رخ کریں گے۔ ہم بڑے بڑے واقعات، اہم خیالات اور روزانہ زندگی میں پیش آنے والے واقعات اور تبدیلیوں دونوں کا مطالعہ کریں گے۔ اپنے اس سفر کے دوران آپ کو علم ہوگا کہ تاریخ کا مضمون کس درجہ دلچسپ ہے اور جس دنیا میں ہم رہتے ہیں اس کو سمجھنے میں یہ ہماری کتنی مدد کرتا ہے۔

نیلا داری بھٹہ چاریہ

چیف ایڈوائزر، تاریخ

# بھارت کا آئین

حصہ III (دفعہ 12 سے 35)

(بعض شرائط، چند مستثنیات اور واجب پابندیوں کے ساتھ)

## بنیادی حقوق

کے ذریعہ منظور شدہ

### حق مساوات

- قانون کی نظر میں اور قوانین کا مساویانہ تحفظ
- مذہب، نسل، ذات، جنس یا مقام پیدائش کی بنا پر عوامی جگہوں پر مملکت کے زیر انتظام
- سرکاری ملازمت کے لیے مساوی موقع
- چھوت چھات اور خطابات کا خاتمہ

### حق آزادی

- اظہار خیال، مجلس، انجمن، تحریک، بودوباش اور پیشے کا
- سزا کے جرم سے متعلق بعض تحفظات کا
- زندگی اور شخصی آزادی کے تحفظ کا
- 6 سے 14 سال کی عمر کے بچوں کے لیے مفت اور لازمی تعلیم کا
- گرفتاری اور نظر بندی سے متعلق بعض معاملات کے خلاف تحفظ کا

### استحصال کے خلاف حق

- انسانوں کی تجارت اور جبری خدمت کی ممانعت کے لیے
- بچوں کو خطرناک کام پر مامور کرنے کی ممانعت کے لیے

### مذہب کی آزادی کا حق

- آزادی ضمیر اور قبول مذہب اور اس کی پیروی اور تبلیغ
- مذہبی امور کے انتظام کی آزادی
- کسی خاص مذہب کے فروغ کے لیے ٹیکس ادا کرنے کی آزادی
- کلی طور سے مملکت کے زیر انتظام تعلیمی اداروں میں مذہبی تعلیم یا مذہبی عبادت کی آزادی

### ثقافتی اور تعلیمی حقوق

- اقلیتوں کی اپنی زبان، رسم خط یا ثقافت کے مفادات کا تحفظ
- اقلیتوں کو اپنی پسند کے تعلیمی ادارے کے قیام اور ان کے انتظام کا حق

### قانونی چارہ جوئی کا حق

- سپریم کورٹ یا کورٹ کی جانب سے ہدایات، احکام یا رٹ کے اجرا کو تبدیل کرانے کا حق

## درسی کتاب تیار کرنے والی کمیٹی

ثانوی سطح کے لئے سماجی سائنس میں درسی کتابوں کے مشاورتی گروپ کے چیئر پرسن  
ہری واسودیون، پروفیسر شعبہ تاریخ کلکتہ یونیورسٹی، کولکاتہ،

چیف صلاح کار

نیلا درمی بھٹ چاریہ، پروفیسر، مرکز برائے تاریخی علوم اسکول آف سوشل سائنس، جواہر لال نہرو یونیورسٹی، نئی دہلی،

### ممبران

مونیکا جونچہ، پروفیسر، ماریا گپٹ مائیرگیسٹ پروفیسر ہسٹوری میسرسمینار، یونیورسٹی آف ہنور، جرمنی

وندنا جوشی، لیکچرار، وکٹیشور کالج، یونیورسٹی آف دہلی، نئی دہلی

نندنی سندھ، پروفیسر، شعبہ سماجیات، دہلی اسکول آف اکونامکس یونیورسٹی آف دہلی، دہلی

مُگل کیسون، پروفیسر، شعبہ تاریخ، جامعہ ملیہ اسلامیہ، نئی دہلی

جانکی نائیر، پروفیسر، سینٹر فار اسٹڈیز ان اسکول سائنسز، کولکاتہ،

ریکھا کریشان، ہیڈ آف سینینئر اسکول، وسنت ویلی اسکول، نئی دہلی

رشی پالیوال، ایڈووکیٹ، ہوشنگ آباد، مدھیہ پردیش

اسجے ڈنڈیکر، ویزیننگ فیلو، ٹائٹان انسٹی ٹیوٹ آف سوشل سائنسز، ممبئی

پری تیش آچاریہ، ریڈر، ریجنل اسکول آف ایجوکیشن، بھونیشور، اڑیسہ

ممبر کوآرڈینیٹر

کرن دیویندر، پروفیسر، ڈپارٹمنٹ آف ایلی میٹری ایجوکیشنل ابتدائی تعلیم، این سی ای آر ٹی، نئی دہلی

## اظہار تشکر

یہ کتاب مورخین، اساتذہ اور ماہرین تعلیم کی ایک بڑی تعداد کی اجتماعی کوششوں کا نتیجہ ہے۔ متعدد مہینوں تک ہر باب لکھا گیا، اس پر بحث ہوئی اور نظر ثانی کی گئی۔ ہم ان تمام لوگوں کا شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے ان مباحثات میں شرکت کی۔

لوگوں کی بڑی تعداد نے کتاب کے ہر باب کو پڑھا۔ ہم خاص طور سے مانیٹرنگ کمیٹی کے ان ممبران کا شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے پہلے مسودے پر اپنی رائے زنی کی۔ ان میں تزائنی گپتا اور کم کم رائے قابل ذکر ہیں جنہوں نے ہماری مسلسل ہمت افزائی کی اور اپنا تعاون دیا۔ ہم رچرڈ ایوانز کے بھی شکر گزار ہیں جنہوں نے نائسرم (نازی ازم) والے باب کو پڑھا۔ ہم نے مسودے پر ان تمام تجاویز کو شامل کرنے کی کوشش کی ہے جو ہم کو دی گئیں۔

متعدد اداروں اور افراد کی مدد کے بغیر کتاب کی تصویر کی توضیح کرنا ناممکن ہوتا۔ دی مسائی ایسوسی ایشن، دی ناتھ ڈکونا اسٹیٹ یونیورسٹی لائبریری، دی یونائیٹڈ اسٹیٹس ہولو کاسٹ میوریل میوزیم، دی یونیسکو پارزور (UNESCO PARZOR) پروجیکٹ اور سینٹر فار ویمنز ڈیولپمنٹ اسٹڈیز نئی دہلی، نے مختصر سی ہی مدت میں اپنے محافظ خانے سے فوٹو گراف اور کاپیاں فراہم کیں۔ ان میں سے چند فوٹو گراف تک رسائی لائبریری آف کانگریس پرنٹس اینڈ فوٹو گراف ڈویژن، دی جیوش ہسٹوریکل انسٹی ٹیوٹ، وارسا، پولینڈ، رابندر بھون فوٹو آرکائیو، وشو بھارتی یونیورسٹی، شانئی نکیتن کے تعاون سے ممکن ہو سکی۔ سنجے برنیلا، مکمل ماتنگلک اور سنڈت سروال نے راجیوں اور جنگل کے باشندوں سے متعلق تصاویر کے اپنے نجی ذخیروں سے فراخ دلانہ طور سے رسائی کی اجازت دی۔ چند تصاویر حاصل کرنے کے لئے ہم نے ملبوسات پر باب کے لئے مالویکا کارلیکر سے اور کرکٹ سے متعلق تصاویر کے لئے رام گوہا سے رجوع کیا۔ انیش ونا یک نے تصاویر کی تحقیق میں ہماری مدد کی۔

شالینی اڈوانی نے کتاب کی ادارت پورے غور و فکر سے کی اور اس بات کو بھی یقینی بنانا کہ کتاب تک بچوں کی آسانی رسائی حاصل ہو۔ شیاما وارز نے پروف ریڈنگ سے بھی زیادہ تعاون کیا۔

اس کتاب کا اردو ترجمہ کرنا آسان کام نہ تھا۔ اصطلاحوں، محاوروں اور غیر معروف ناموں کو ایک زبان سے دوسری زبان میں منتقل کرنا یوں بھی آسان نہیں ہوتا اور جب قاری نو عمر طالب علم ہوں تو دشواری اور بھی بڑھ جاتی ہے۔ ہم محمد یونس شاہجاپوری کے تہہ دل سے شکر گزار ہیں جنہوں نے بہت مہارت اور جانفشانی سے کتاب کو ایسے الفاظ میں پرویا کہ جس کی وجہ سے یہ کہنا مشکل ہے کہ یہ کتاب اصلاً اردو میں نہیں لکھی گئی اور این سی ای آر ٹی کے ایڈیٹر پرویز شہریار کے علاوہ محمود فاروقی اور فضل الرحمن صدیقی نے کتاب پر نظر ثانی کر کے یہ دھیان رکھا کہ تاریخ اور زبان دونوں ہی لحاظ سے یہ غلطیوں سے محفوظ رہے اور بہ آسانی سمجھ میں بھی آسکے۔

ترجمے کے سلسلے میں منعقد کی گئی ورک شاپ میں سنجے شرما، روی کانت اور یوگیندر دت نے تاریخی اصولوں اور مشاغل کی وضاحت میں پیش بہا مدد کی۔

ہم اپنی ممکنہ مدد تک کام پورا کرنے اور اس پروجیکٹ سے وابستہ ہونے کے لئے ان تمام لوگوں کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ ہم نے کتاب کے آخر میں تعاون کو تسلیم کرنے کی ہر ممکن کوشش کی ہے لیکن ہم کسی بھی ایسی فروگذاشت کے لئے پیشگی معذرت خواہ ہیں جو کہ غیر ارادی طور سے سرزد ہو گئی ہو۔

اس کتاب کی تیاری کے لیے کونسل اسسٹنٹ ایڈیٹر محمد اکبر اور حسن الدینا، پروف ریڈر شبنم ناز، ڈی ٹی پی آپریٹرز شاملہ فاطمہ، فلاح الدین فلاجی، محمد وزیر عالم اور زگس اسلام اور کمپیوٹر اسٹیشن انچارج پرس رام کوٹنگ کی تہہ دل سے شکر گزار ہے۔

# بھارت کا آئین

## تمہید

ہم بھارت کے عوام متانت و سنجیدگی سے عزم کرتے ہیں کہ بھارت کو ایک مقتدر، سماج وادی، غیر مذہبی عوامی جمہوریہ بنائیں اور اس کے تمام شہریوں کے لیے حاصل کریں۔

انصاف سماجی، معاشی اور سیاسی

آزادی خیال، اظہار، عقیدہ، دین اور عبادت

مساوات برابرتیا اور موقع اور ان سب میں

اخوت کو ترقی دیں جس سے فرد کی عظمت اور قوم کے اتحاد اور سالمیت کا یقین ہو۔

اپنی آئین ساز اسمبلی میں آج چھبیس نومبر 1949ء کو یہ آئین ذریعہ

ہذا اختیار کرتے ہیں، وضع کرتے ہیں اور اپنے آپ پر نافذ کرتے ہیں۔

1- آئینی (بیلوسویں ترمیم) ایکٹ، 1976 کے سیکشن 2 کے ذریعہ "مقتدر عوامی جمہوریہ" کی جگہ (1977-1-3 سے)

2- آئینی (بیلوسویں ترمیم) ایکٹ، 1976 کے سیکشن 2 کے ذریعہ "قوم کے اتحاد" کی جگہ (1977-1-3 سے)

## فہرست

iii	پیش لفظ
v	تاریخ اور بدلتی دنیا
<b>1-74</b>	حصہ I: واقعات اور طریقہ کار
3	I: فرانسیسی انقلاب
25	II: یورپ میں اشتراکیت اور روسی انقلاب
49	III: نائسی ازم اور ہٹلر کا عروج
<b>75-138</b>	حصہ II: ذریعہ معاش، معیشتیں اور سماج
77	IV: جنگل سماج اور نوآبادیت
97	V: جدید دنیا میں چرواہے
<b>117</b>	کریڈٹس



4917X

برائے توسیعی مطالعہ

آپ درج ذیل اسباق پر QR Code کے ذریعہ پہنچ سکتے ہیں:

- دہقان اور کسان
- تاریخ اور کھیل کود: کرکٹ کی کہانی
- ملبوسات: ایک سماجی تاریخ

یہ اسباق اس کتاب کے پچھلے ایڈیشن میں شائع ہوتے تھے، جب کہ اب یہ توسیعی مطالعہ کے لیے ڈیجیٹل موڈ میں فراہم کیے جا رہے ہیں۔